جہلم کا مصنوعی صحابی

تحریر: فیض احمد بھٹی کنگن پوری مدرس جامعہ علوم اثریہ جہلم

گذشتہ دنوں راقم اور کچھ دیگر ساتھی سیر و تفریح کے لئے دریائے جہلم کی طرف نکلے، وہاں پر پہلے کی طرح بڑی دھوم دھام اور ڈھول ڈھمکوں کی تھاپ پر پیر سلیمان پارس کا عرس یعنی میلہ منایا جارہا تھا۔ کچھ معلومات حاصل کرنے کیلئے ہم لوگ بھی مزار کے ہجوم کی طرف بڑھے، تو ایک جگہ پر بک سٹال لگا ہوا تھا۔ وہاں ایک کتابچہ فروخت ہو رہا تھا جس میں پیر سلیمان پارس کا مفصل تعارف اور من گھڑت کرامات کا تذکرہ تھا۔ اس بک سٹال سے راقم نے بھی مذکورہ کتاب کا ایک عدد نسخہ خریدا، جس کے ٹائٹل پر مندرجہ ذیل عبارت تحریر تھی۔

[["اظہار الحق فی الحقیقت مردِ حق"

یعنی حضرت پیر سلیمان پارسؒ

مزار گوہر خزینۃ الجوہر، منبع انوار، فیوض لی لابرار، بر لب دریائے جہلم شریف

از قلم: سگِ زریں زربخت، غوث و قطبِ وقت خواجہ خواجگاں صوفی نواب الدین المعروف قبلۂ عالم

مصنف: محمد صفدر علی سلیمانی نقشبندی........]]

میں نے جب اس کتابچے کا مطالعہ کیا تو معلوم ہوا کہ مصنف مذکور نے دراصل اپنی دکانداری چمکانے اور بدعات کو پھیلانے کیلئے یہ سب کچھ تحریر کیا ہے۔ کیونکہ بعض لوگوں نے تو بدعات اور خرافات کو عروج دینے کا ٹھیکہ لے رکھا ہے۔ اور پھر مصنف مذکور نے اپنے کتابچے کو مشہور کرنے کیلئے اس کی نسبت پیر سلیمان پارس کی طرف کردی تاکہ اس رسالے کی تشہیر میں آسانی پیدا ہو جائے۔

بہر حال اس بدعتوں بھرے اور قرآن و سنت کے خلاف من گھڑت کتابچے کو غور سے پڑھنے کے بعد مجھے مجبوری سے یہ بات کہنا پڑ گئی کہ دنیا میں بہت سے ممالک جہالت کے اندھیرے میں گھرے ہوئے ہیں مگر پاکستان کو تو جہالت نے اپنا مرکز و محور بنا رکھا ہے۔ کیونکہ پاکستان میں کثرت سے ایسے لوگ موجود ہیں جو کہ اپنے آپ کو سچا عاشق رسول ﷺ ثابت کرنے کا دعوی کرتے ہیں، جیسے انہیں یہ سعادت (یعنی بدعات کو پھیلانا) بذریعہ وحی حاصل ہوئی ہے۔ اب آپ کو مضمون کی مناسبت سے یہ بات بھی بتلاتا جاؤں کہ مندرجہ ذیل بدعات ان نام نہاد

مسلمانوں نے دین سمجھ کر اسلام میں داخل کر رکھی ہیں۔ قبروں پر عرس اور میلے کرنا، قبروں پر سجدہ کرنا، قبروں پر چڑھاوے چڑھانا، غیر اللہ یعنی مرُدوں وغیرہ سے مدد مانگنا، مزاروں پر نذریں ماننا، قبروں سے مرادیں مانگنا، غیر اللہ کی قبروں کی زیارت کیلئے نیت باندھ کر جانا، غیر اللہ کے نام پر چیزیں تقسیم کرنا، پختہ قبریں بنانا، قبروں پر گنبد بنانا، قبروں پر بہشتی دروازے بنانا اور ان میں سے گزرنا، قبروں کو سجدہ گاہ بنانا یا مساجد میں قبریں بنانا، قبروں پر ڈھول بجانا، قبروں پر ہیجڑے نچانا اور تماشے لگانا، قوالیاں کرنا، اذان سے قبل صلوۃ کہنا، قل کرنا، ساتواں کرنا، چالیسواں کرنا، برسی منانا، گیارہویں دینا، ختم پڑھنا، رجب کے کونڈے بھرنا اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا ۱۲ ربیع الاول کو جلوس نکالنا، یہ اتنی زیادہ بدعات ہیں جن کو شمار نہیں کیا جا سکتا، اور ایسی خطرناک بدعات ہیں جو کہ اسلام میں ان لوگوں نے داخل کر رکھی ہیں جن کی وجہ سے اصل دینِ محمدی ﷺ کو پہچاننا بہت مشکل ہو چکا ہے۔

اگر اس وقت میں صرف ان بدعات کا پوسٹ مارٹم کروں تو فی الحال میں اپنے مقصد سے دور ہو جاؤں گا۔

بہر حال میں نے جن بدعات کا تذکرہ آپ کے سامنے کیا ہے۔ یہ تمام کی تمام غیر مسلموں کی ایجاد کردہ ہیں، مگر ان پر نام نہاد مسلمانوں نے بہت زیادہ عمل کر رکھا ہے۔ اب میں ان بدعات کے رد میں قرآن و حدیث اور دیگر معتبر حوالہ جات کو تحریر کرتا ہوں تاکہ ان دلائل کو پڑھ کر آپ کی تسلی ہو جائے کہ یہ تمام کام اسلام میں حرام ہیں۔

؎ شاید کہ اتر جائے ترے دل میں میری بات

۱۔ مروجہ خود ساختہ بدعات اور رسومات نہ قرآن مجید سے ثابت ہیں، نہ فرمانِ مصطفیٰ ؐ سے، نہ صحابہ کرامؓ سے، نہ تابعینؒ سے، نہ تبع تابعینؒ سے، نہ ائمہ عظامؒ سے ..... اور سچ پوچھیں تو فقہ کی کسی بھی معتبر کتاب سے بھی اس قسم کی بدعات کا کوئی بھی ثبوت نہیں ملتا۔

۲۔ قرآنِ حکیم کی سورۃ ”الصافات“ میں واضح طور پر مذکور ہے کہ نمرودی کافروں نے حضرت ابراہیمؑ سے کہا کہ تم ہمارے ساتھ فلاں میلے پر چلو مگر حضرت ابراہیمؑ نے مریض بن کر میلے پر جانے سے انکار کر دیا، معلوم ہوا کہ میلے منانا اور ان پر جانا غیر مسلموں کا فعل ہے۔ اور ان پر جانے سے انکار کرنا حضرت ابراہیمؑ کی سنتِ طیبہ ہے۔

۳۔ ارشادِ ربانی ہے: ﴿لا تدع من دون الله مالا ينفعك ولا يضرك فان فعلت ......﴾ (ھود: ۱۰۶)

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ کے علاوہ تم کسی کو نہ پکارو، اس کے سوا نہ تو کوئی تمہارے نفع کا مالک ہے اور نہ ہی تمہیں کوئی نقصان دینے پر قادر ہے۔ اگر تم نے ایسا کیا یعنی غیر اللہ سے پکار کی تو اس وقت تم ظالموں میں شامل ہو جاؤ گے۔

۴۔ بخاری اور مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”لعن الله اليهود والنصارىٰ اتخذوا قبور انبيا ئهم مساجد“

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ان یہودیوں اور عیسائیوں پر لعنت اور پھٹکار کرے، جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبور کو سجدہ گاہ بنالیا۔

اس حدیث پاک سے بہت سے مسائل حل ہوتے ہیں:

ا۔ قبروں پر مسجدیں بنانا اور وہاں پر قبر پرستی کرنا یہ یہودیوں اور عیسائیوں کا فعل ہے...... نہ کہ مسلمانوں کا!

ب۔ یعنی جو قبروں پر سجدہ کرتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت اور حضرت محمد ﷺ کی بددعا ہوتی ہے۔

ج۔ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جب انبیاء کی قبور پر سجدہ وغیرہ کرنا حرام اور ناجائز ہے۔ تو پھر کسی بزرگ یا کسی پیر وغیرہ کی قبر پر سجدہ کرنا اور مرادیں مانگنا کیسے جائز ہو سکتا ہے؟

۵۔ بخاری اور مسلم شریف میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے: (کانوا إذا مات فیهم الرجل الصالح بنوا علی قبره مسجداً (اوفیه) أولئك شرار الخلق) ترجمہ: جبؓ کبھی ان میں سے کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا تو وہ اس کی قبر کو سجدہ گاہ بنا لیتے۔ یہی لوگ مخلوق میں سے بدترین ہیں۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ صرف انبیاءؑ ہی کی نہیں بلکہ بزرگوں کی قبروں کو بھی سجدہ گاہ بنانا حرام ہے اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے مروی شدہ فرمانِ اقدس کے مطابق مخلوقات میں سے بدترین آدمی ہے۔

۶۔ بریلوی مکتب فکر کا اعتراض ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی قبر پختہ ہے اور مسجد کے بھی قریب ہے۔ اس لئے ہم بھی قبروں کو پختہ اور مسجد کے قریب بناتے ہیں لہذا اس بات میں کوئی قباحت نہیں۔

جواب: بریلویت کا یہ اعتراض انتہائی بودا ہے۔ کیونکہ انبیاء علیہم السلام جس جگہ فوت ہوتے ہیں، انہیں وہیں پہ دفن کیا جاتا ہے۔ لہذا آپ ﷺ مسجدِ نبوی کے متصل حجرہ عائشہؓ میں فوت ہوئے تھے، وہیں پہ آپ ﷺ کو دفن کیا گیا تھا اور حضور ﷺ کی قبر پر عمارت اس لئے بنائی گئی کہ یہودی لوگ اور دیگر کافر آپ ﷺ کے جسدِ اطہر کو قبر سے نکال کر مسلمانوں کو بے عزت کرنا چاہتے تھے اس لئے آپ ﷺ کی قبر مبارک کے آس پاس زمین کی نچلی تہہ تک مختلف دھاتیں پگھلا کر ڈالی گئیں تھیں اور مضبوط جالی اور عمارت کے ذریعے اوپر سے بھی قبر اطہر کو محفوظ کر دیا گیا ہے لیکن رسول اللہ ﷺ کی قبر اطہر آج بھی اندر سے بالکل کچی ہے۔

۷۔ صحیح مسلم شریف میں حضرت جابرؓ سے روایت ہے:

(نهیٰ رسول الله ﷺ ان یجصص القبر وان یقعد علیه وان یبنیٰ علیه) یعنی: آپ ﷺ نے قبروں کو پختہ بنانے سے اور ان پر بیٹھنے سے اور ان پر عمارت بنانے سے منع فرمایا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پکی قبریں بنانا، ان پر مجاور بن کر بیٹھنا اور ان پر قبے اور مزار بنانا سب کچھ حرام ہے۔

۸۔ بخاری اور مسلم شریف میں حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے: (لا تشدالر حال الاالی

ثلثۃمساجد، مسجد الحرام و المسجدالاقصیٰ ومسجدي هذا) یعنی :"رسول اللہؐ نے ثواب کی نیت سے سامان باندھ کر زیارت کرنے کے لیے سفر کرنا منع فرمایا ہے۔ صرف مسجد الحرام، مسجد اقصیٰ اور مسجد نبوی کیلئے سفر کرنا اور زیارت کرنا ثواب کیلئے جائز قرار دیا۔ معلوم ہوا کہ پیروں فقیروں کے مزاروں پر زیارت کی نیت سے سفر کر کے جانا بالکل حرام فرمایا ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ صرف تین مقامات پر ہی بطور زیارت اور تیاری کے ساتھ ثواب کیلئے جایا جا سکتا ہے اور کسی بھی مقام پر اس طرح جانا خلاف سنت مصطفیٰ ﷺ ہے۔

۹۔ ترمذی، نسائی اور ابو داؤد میں حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے : (لعن رسو ل الله ﷺ زائرت القبور والمتخذين عليها المساجد والسرج) "اس حدیث میں آپ ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں اور قبر پرستی کرنیوالے اور اس پر چراغ وغیرہ جلانے والوں پر لعنت فرمائی ہے"۔

۱۰۔ فتاویٰ قاضی خاں جلد اول میں منقول ہے۔"عن ابی حنیفۃ رحمه الله: انه قال لا يجصص القبر ولا يطين ولا يرفع عليه بناء" ترجمہ : حضرت امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ قبر کو نہ پختہ بنایا جائے اور نہ مٹی سے لیپا جائے اور نہ ہی گنبد بنایا جائے۔

۱۱۔ عرس اور قوالیوں وغیرہ کے بارے میں ایک سوال کا جواب جناب احمد رضا خاں صاحب بریلوی نے اپنی کتاب "احکام شریعت" حصہ اول صفحہ ۶۰ میں یوں تحریر کیا ہے :

الجواب : ایسی قوالی حرام ہے۔ حاضرین سب گناہ گار ہیں اور ان سب کا گناہ ایسا عرس کرنیوالوں پر ہے۔ اور قوالوں کا بھی گناہ اس عرس کرنیوالے پر ہے۔ بغیر اس کے کہ عرس کرنے والے کے ماتھے قوالوں کا گناہ جانے سے قوالوں پر گناہ کی کچھ کمی آئے یا اس کے اور قوالوں کے ذمہ حاضرین کا وبال پڑنے سے حاضرین کے گناہ میں کچھ تخفیف ہو۔ نہیں بلکہ حاضرین میں ہر ایک اپنا پورا گناہ اور قوالوں پر اپنا گناہ الگ اور سب حاضرین کے برابر جدا اور ایسا عرس کرنے والے پر اپنا گناہ الگ اور قوالوں کے برابر جدا اور سب حاضرین کے برابر علیحدہ، وجہ یہ کہ حاضرین کو عرس کرنے والے نے بلایا، ان کے لئے اس گناہ کا سامان پھیلایا اور قوالوں نے انہیں سنایا، اگر وہ سامان نہ کرتا، یہ ڈھول سارنگی نہ سناتے تو حاضرین اس گناہ میں کیوں پڑتے۔ اس لئے ان سب کا گناہ ان دونوں پر ہوا پھر قوالوں کے گناہ کا باعث وہ عرس کرنے والا ہوا، وہ نہ کرتا نہ بلاتا یہ کیونکر آتے بجاتے ...... لہذا قوالوں کا بھی گناہ اس بلانے والے پر ہوا۔

قارئین کرام : مذکورہ بالا حوالہ جات سے آپکو اندازہ ہو گیا ہوگا۔ کہ شرک و بدعات کتنی بری چیزیں ہیں ۔ ہدایت کے طلبگار کیلئے اتنے حوالہ جات کافی ہیں، طوالت کے خوف سے میں انہی حوالہ جات پر اکتفا کرتا ہوں۔

اب ذرا اس من گھڑت رسالے کی طرف آپ غور کریں جس کے ٹائٹل پر ہی جناب صفدر علی سلیمانی

صاحب نے ہر قسم کی غلطیوں کے انبار لگادیئے ہیں۔
غلطی نمبرا۔ پہلی بات یہ ہے کہ صفدر سلیمانی فاضل عربی وغیرہ صاحب کی یہ عبارت (اظهار الحق فی الحقیقت مردِ حق) عربی، اردواور فارسی کے ترکیبی قواعد و ضوابط کے بالکل خلاف ہے۔ کیونکہ اس میں الحقیقت مضاف ہے۔ اور مضاف پر "ال "داخل نہیں ہوتا اور دوسری بات یہ ہے کہ عربی میں آدمی کو" مرد" نہیں بلکہ "رجل "کہتے ہیں۔

لہذا عربی میں صحیح عبارت یوں ہوگی "اظهار حق فی حقیقة رجل الحق" اور فارسی میں صحیح عبارت یوں ہوگی۔ "اظہارالحق در حقیقت مرد حق"
غلطی نمبر ۲۔ "فیوض لی لابرار" ایسی عبارت ہے کہ جو غیر واضح ہے۔ کیونکہ بظاہر یہ بدل یا عطف بیان معلوم ہو رہا ہے۔ تو اگر ایسے ہی ہے تو پھر یہ کلمات اللہ تعالی کے اس فرمانِ اقدس کے بالکل مخالف ہیں

﴿فلا تزكوا أنفسكم بل الله يزكي من يشاء﴾ الآية

یا پھر صفدر صاحب کو اس عبارت کی کسی ایسے استاذ سے جو کہ صرف و نحو کے علاوہ علم البلاغہ اور علم المعانی بھی جانتا ہو سے تصحیح کروالینی چاہیے۔ تاکہ ڈگری فاضل عربی کی لاج رہ جائے۔
غلطی نمبر ۳۔ "قیوم زمان" قیوم لفظ اسم فاعل مبالغہ کا صیغہ ہے۔ کہ جس کا معنی ہے۔ بہت قائم کرنے والا جبکہ پوری عبارت کا معنی یوں ہوگا کہ پورے زمانے کو قائم رکھنے والا۔ حالانکہ "قیوم زمان" کی صفت صرف اللہ ہی کو زیب دیتی ہے اور حقیقت بھی اس طرح ہے۔ جیسا کہ آیۃ الکرسی میں مذکور ہے :

﴿الله لا اله الا هو الحی القیوم ...... ﴾ (البقرة)

غلطی نمبر ۴ : "قطب القطاب" اس عبارت میں بھی صفدر صاحب نے قطب کی وہ جمع لکھی ہے کہ جس کا وجود لغت کی بڑی بڑی کتابوں مثلاً تاج العروس، لسان العرب، الصحاح، المنجد وغیرہ میں تو دور کی بات ہے۔ اردو کی لغت "مصباح اللغات" جو کہ عربی سے اردو میں ہے۔ اس میں بھی نہیں ملتا شاید کہ سلیمانی صاحب نے کوئی نئی ڈکشنری خود لکھی ہے کہ جس میں یہ قطب کی جمع ہے۔ حالانکہ تمام کتب لغات میں قطب کی جمع قطاب ہی ملتی ہے۔
غلطی نمبر ۵۔ دیگر اسناد کے متعلق تو ہم کچھ نہیں کہہ سکتے، البتہ ہمیں مؤلف کے فاضل عربی ہونے میں یقینی طور پر شک ہے۔ کیونکہ اگر مؤلف واقعی فاضل عربی ہوتا تو مندرجہ بالا اغلاطِ صریحہ جو کہ صرف ٹائٹل پر ہی ہیں مؤلف سے سرزدنہ ہوتیں۔ جب ٹائٹل کا یہ حال ہے۔ تو کتابچہ کے اندرونی صفحات کا تو اللہ ہی حافظ ہے!

؎ ابھی تو ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا   آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

شاعر نے کسی ایسے ہی فاضل عربی کے متعلق لکھا ہے:

نہ شریعت سے ہوئے واقف نہ دینِ حق کو پہچانا   پہن کر جبہ اور قلہ بن بیٹھے مولانا

اس کے بعد آگے چل کر اس کتابچہ کے صفحہ نمبر ۱۲ پر مصنف صفدر صاحب نے بڑی چالاکی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس نے اس صفحہ پر حضرت سلیمان فارسیؓ کا مفصل تذکرہ لکھا ہے۔ جو کہ ایک سچے صحابی تھے اور فوراً بعد جہلم کے پیر سلیمان پارس کا نام لکھ کر اسے صحابی رسول ﷺ بلکہ آپ ﷺ کا حجام ثابت کرنے کی ناپاک کوشش کی ہے۔ حضرت سلیمان فارسیؓ کا تذکرہ اس لئے کیا تاکہ لوگوں کو یہ معلوم نہ ہو سکے کہ فارسی اور پارس ملتے جلتے الفاظ ہیں۔ یا ان دونوں لفظوں میں فرق ہے۔ یعنی لوگوں کو اس دھوکے میں ڈال کر پیر سلیمان کو صحابی ثابت کر دیا تاکہ سادہ لوح مسلمان اس فریب کی زد میں آکر بڑی آسانی کے ساتھ گمراہی کے سمندر میں جاگریں۔

قارئین کرام! پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم نے جہلم کے بزرگوں سے یہ سنا ہے کہ یہاں پر کسی آدمی کی قبر نہیں بلکہ مغلیہ خاندان کا گھوڑا دفن ہے۔ اس لئے وہاں بہت بڑی قبر بنائی ہوئی ہے۔ کیونکہ وہ قبر کسی آدمی کی معلوم نہیں ہوتی۔ بہر حال اگر وہاں پر کوئی بزرگ دفن ہے اور اس کا نام سلیمان ہے تو جہلم کے اکثر لوگ بخوبی جانتے ہیں کہ چار پانچ سال قبل پیر سلیمان پارس کے نام کے ساتھ (رح) لکھا جاتا تھا۔ مگر اب ترقی کر کے وہاں (رح) کی بجائے (رضي الله تعالى عنه) لکھا جاتا ہے۔ مجھے اس بات کا خدشہ ہے کہ کہیں تین چار سال بعد پیر سلیمان کو نبی کا درجہ دیکر ساتھ (علیہ السلام) تحریر کرنا شروع نہ کر دیں۔ العیاذ باللہ۔

قارئین کرام! غور فرمائیں کہ کسی عام آدمی کو صحابی کا درجہ دینا یا بذریعہ جھوٹ صحابی بنانا تمام صحابہ کرامؓ کی توہین کرنا ہے اور ان کا حق چھیننے کے مترادف ہے۔ وہ صحابہ کرامؓ جنہوں نے اپنا تن من دھن اللہ اور اس کے رسول حضرت محمد ﷺ کے اشاروں پر قربان کر دیا۔ جن سے راضی ہو کر ربِ اکبر نے انہیں اپنی رضامندی، خوشنودی اور جنت کا سرٹیفکیٹ عنایت فرمایا۔

قارئین کرام! صحابی وہ ہوتا ہے کہ جس نے حالتِ اسلام میں حضرت محمد ﷺ کی زیارت اور ملاقات کا شرف حاصل کیا ہو اور وہ حالتِ ایمانی پر ہی فوت ہوا ہو۔ مگر پاکستانی مسلمان (بریلوی) حضور ﷺ کو ہر جگہ حاضر و ناظر جانتے ہیں اور حضور ﷺ کو دیکھنے کا دعوی بھی کرتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں تمہارے اس کلیہ کے تحت لوگ دھڑا دھڑ صحابی بن رہے ہوں گے۔ لہذا تم بھی اپنے نام کے ساتھ (رضی الله تعالیٰ عنه) لکھو۔ اگر نہیں لکھو گے تو ہم تم کو ابو جہل وغیرہ ہی تصور کریں گے کیونکہ آپ ﷺ سے ملنے کے بعد ابو جہل وغیرہ نے ہی صحابی بننے سے انکار کیا تھا۔ یا پھر اپنے اس غلط عقیدے کو چھوڑ دو۔

قارئین! سب سے شرمناک بات یہ ہے کہ صفدر سلیمانی صاحب پیر سلیمان صاحب کو صحابی بنانے کے لئے جو دلائل لکھے ہیں۔ وہ سب کے سب جہلم کے مولویوں، پیروں وغیرہ کے خواب، مراقبے اور کشف قبور کے بیانات ہیں۔ کہ پیر سلیمان پارس "صحابی رسولؐ" تھا ...... العیاذ باللہ

پہلی بات تو یہ ہے کہ مراقبہ جات کرنا، کشفِ قبور کرنا یہ سب کچھ ویسے ہی قرآن و حدیث اور فقہ کی معتبر کتب میں واضح طور پر حرام قرار دیئے گئے ہیں۔ اور پھر عام آدمی کو صحابی بنانے کے لئے کسی مولوی صاحب یا کسی پیر صاحب یا کسی امتی کی باتیں اور خواب وغیرہ کو دلیلیں نہیں بنایا جا سکتا۔ لہٰذا اب نیا صحابی کوئی بھی نہیں بن سکتا کیونکہ رسولِ مکرم ﷺ اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں اور تمام صحابہؓ بھی۔ اس لئے نہ تو کوئی حضرت محمد ﷺ کو زندہ حالت میں دیکھ سکتا ہے اور نہ ہی صحابی بن سکتا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہم نے الحمد للہ اسماء الرجال اور جرح و تعدیل کی تمام کتب کا گہری نظر سے مطالعہ کیا ہے۔ لیکن ہمیں پیر سلیمان کا تذکرہ تو دور کی بات ہے اس کا نام تک بھی نہیں ملا۔ اور نہ ہی کوئی ایسی حدیث کی کتاب ملی ہے کہ جس میں کسی حدیث کا راوی جس کا نام پیر سلیمان ہو ...... معلوم ہوا کہ یہ سب کچھ جھوٹ اور فراڈ پر مبنی دعویٰ ہے۔ کیونکہ اگر پیر سلیمان صحابی ہوتا اور حجام مصطفیٰؐ ہوتا تو ضرور کسی نا کسی حدیث کا راوی ہوتا چلو اور نہ سہی تو بالوں کے بارے میں ہی کوئی روایت بیان کرتا۔ مگر یہ بھی نہیں ہے۔ اس لئے ہم ان لوگوں کو جنھوں نے پیر سلیمان پارس صاحب کو صحابی بنایا ہوا ہے۔ گذارش کرتے ہیں کہ خدارا...... ایسے کاموں کو یعنی غلط حرکات کو چھوڑ دو اور اللہ کے حضور سچی توبہ کر لو ورنہ ہم تو یہی کہیں گے :

ـــ ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی ۔۔۔ آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں

پھر اس کتابچے کے صفحہ ۱۴ پر مصنف مذکور نے پیر سلیمان کے متعلق بہت سی من گھڑت اور جھوٹی کرامات کو تحریر کیا ہے جن میں سے چند کرامتیں اور ان پر تبصرہ پیش خدمت ہے :

پہلی کرامت میں اس نے یہ شعر لکھا ہے : ـــ نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی ۔۔۔ ہزاروں کی بدلتی تقدیر دیکھی

یعنی : نعوذ باللہ! وہ لوگ جن کو ہم ولی سمجھتے ہیں وہ سب تقدیر بدلنے پر قادر ہیں، ان میں سے پیر سلیمان بھی ایک ہیں، جو اپنی قبر پر آنے والے لوگوں کی بری تقدیروں کو اچھا کر دیتا ہے۔ حالانکہ قرآن و حدیث نے اس بات کو واضح طور پر کھول کر بیان فرما دیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کی پیدائش سے پہلے ہی اور تمام کائنات کی تخلیق کرنے سے پہلے ہی تمام مخلوقات کی مقادیر کو لکھ دیا تھا۔ اب اس تقدیر کو کوئی بھی شخص خواہ نبی ہو یا جن یا فرشتہ وغیرہ تبدیل کرنے کی طاقت نہیں رکھتا...... اس لیے ہم ان مشرک لوگوں کو یہ مشورہ دیتے ہیں کہ تم اس شعر کو ذرا

درست کر کے تحریر کرو یعنی اس طرح پڑھ لو :- نگاہِ ولی میں نہیں تاثیر اتنی نہ کبھی بدلتی اپنی تقدیر دیکھی

چاہے کوئی کتنا ہی بڑا بزرگ یا ولی ہی کیوں نہ ہو جب بڑھاپے کے باعث اس کے دانت گرنے شروع ہوتے ہیں تو وہ انہیں اپنے حکم کے ساتھ گرنے سے روک نہیں سکتا...... اگر اس کے بال سفید ہونا شروع ہو جائیں تو وہ انہیں اپنے حکم کے ساتھ سیاہ رہنے پر مجبور نہیں کر سکتا...... اگر بڑھاپے کے باعث اس کے رخسار اندر کو دھنسنا شروع ہو جائیں تو وہ اپنے حکم کے ساتھ انہیں باہر رہنے پر مجبور نہیں کر سکتا...... یعنی کوئی بھی بزرگ یا ولی اپنے پورے جسم پر یا جسم کے بعض حصوں پر کوئی تصرف نہیں رکھتا۔ اسی طرح ہمارے شہر کنگن پور میں ایک بزرگ کا مزار ہے جس کا نام سید شاہ تھا۔ مگر اب وہ "سیدو پیر" کے نام سے مشہور ہے۔ پتوکی سٹی میں ایک پیر کا بہت بڑا مزار ہے جس کا نام عباس شاہ تھا مگر اب وہ "کتیاں والی سرکار" کے نام سے مشہور ہے۔ قصور سٹی میں ایک پیر کا بہت بڑا مزار ہے جس کا نام عبداللہ شاہ تھا اب وہ "بلھے شاہ" کے نام سے مشہور ہے۔ گجرات کے علاقے میں کوئی "کانواں والی سرکار" کے نام سے مشہور ہے کوئی "دولے شاہ" کے نام سے مشہور ہے کوئی "گھوڑے شاہ" کے نام سے مشہور ہے الغرض بعض پیر ایسے غلیظ ناموں سے مشہور ہیں کہ جن کے نام لکھنے کی قلم اجازت نہیں دیتا۔

اگر یہ تمام پیر اپنے جسم پر بھی قادر نہیں اور اپنی زندگی میں اپنے ناموں کو صحیح طور پر مشہور بھی نہیں کر سکے تو مجھے خلوص دل سے بتلاؤ کہ مرنے کے بعد یہ لوگ کیسے بگڑی سنوار سکتے ہیں؟ کیسے مرادیں پوری کر سکتے ہیں؟ یعنی جو لوگ اپنی زندہ حالت میں اپنی تقدیر نہیں بدل سکتے تو وہ مرنے کے بعد لوگوں کی تقدیریں کیسے بدل سکتے ہیں؟ اگر بھٹکے ہوئے لوگ صدقِ دل سے کبھی سوچیں تو ان شاء اللہ اللہ تعالیٰ ان کو ضرور اپنی ہدایت سے نوازے گا۔ کیونکہ ہم تو ان کی بہتری کی بات لکھ رہے ہیں۔

انہی کے مطلب کی کہہ رہا ہوں زباں میری ہے بات ان کی ؎
انہی کی محفل سنوار رہا ہوں چراغ میرا ہے رات ان کی

پھر مصنف مذکور نے پیر سلیمان کی ایک اور کرامت یوں بیان فرمائی کہ جس وقت پاکستان اور ہندوستان کی جنگ ہوئی تو ہندوؤں نے جہلم کا پل اڑانے کی بار بار کوشش کی لیکن پیر صاحب کی نظرِ کرم اور طاقت سے نہ ہی پل پہ کوئی بم پھٹ سکا اور نہ ہی دشمن کا کوئی جہاز گزر سکا۔

مصنف نے اس بات میں بہت بڑا جھوٹ لکھا ہے کیونکہ فوت ہونے کے بعد آدمی کا دنیا سے تعلق ختم ہو جاتا ہے اور آدمی کو دنیا کی خبر نہیں ہوتی۔ بہر حال اگر اس جھوٹ کو کچھ وقت کے لئے تسلیم کر لیا جائے تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جنگ میں تو پیر سلیمان صاحب نے بہت سے جوہر دکھائے لیکن جب ہندوستان میں بابری مسجد کو

ری طرح شہید کیا گیا تھا تو اس وقت پیر سلیمان پارس، پیر خواجہ معین الدین چشتی اجمیری جو کہ ہندوستان کے شہر اجمیر میں دفن ہیں اور دیگر تمام پیر حضرات کہاں گئے تھے اور اپنے کراماتی جواہر کیوں استعمال نہ کئے تھے ؟ معلوم ہوا کے یہ سب کچھ صرف اپنی دکانداری چمکانے کا بہانہ ہے۔ پھر وہ کتابچے میں لکھتا ہے کہ پیر سلیمان پارس ہر بیمار کو شفاء بخشتا ہے یہ بھی بہت بڑی کذب بیانی ہے کیونکہ شفاء تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کا قصہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ﴿واذا مرضت فھو یشفین﴾ (الشعراء : ۸۰) یعنی : ”جب بھی میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی اللہ تعالیٰ ہی مجھے شفاء دیتا ہے“ اور پھر حضرت ایوبؑ جو کہ معتبر روایت کے مطابق ۱۲ سال تک سخت بیماری کی لپیٹ میں رہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے سچے نبی ہونے کے باوجود اپنے آپ کو شفاء نہ دے سکے ،آخر کار اللہ تعالیٰ نے ہی ان کی صحت عطاء فرمائی..... مگر عجیب بات ہے کہ ایک عام آدمی فوت ہونے کے بعد لوگوں کو مختلف بیماریوں سے شفاء دینا شروع کر دیتا ہے..... جیساکہ مرنے کے بعد انہوں نے صحت کا ٹھیکہ لے لیا ہے.....شاید ہاتھی کی طرح یہ لوگ بھی زندہ ایک لاکھ مالیت کے ہوتے ہیں اور مرنے کے بعد سوا لاکھ کے ہو جاتے ہیں۔ یعنی زیادہ ترقی کر لیتے ہیں۔

پھر ایک اور کرامت یہ بیان کرتا ہے۔ کہ سیلاب صرف پیر سلیمان کو سلامی دینے کے لئے آتا ہے اور سیلاب کا پانی پیر صاحب کی قبر کے قریب بالکل نہیں آتا۔ آپ کو یہ بات جان کر بہت حیرانگی ہوگی کہ ۱۹۹۲ء میں جب دریائے جہلم میں سیلاب آیا تھا تو تمام لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا کہ پانی پیر صاحب کے مزار میں بڑی آسانی سے داخل ہو گیا تھا۔ مگر صفدر سلیمانی صاحب نے ایک جھوٹ چھپانے کیلئے کئی جھوٹ تحریر کر دیئے ہیں بہر حال اگر بالفرض یہ بات تسلیم کر لی جائے کہ پانی پیر صاحب کو سلامی دینے کیلئے آتا ہے۔ تو پھر یہ سوال پیدا ہوگا کہ سلامی اور سلامتی وغیرہ کا معنی امن۔ سکون اور بے خوفی ہے۔ پانی پیر صاحب کو تو سلامی دیتا ہے۔ مگر پورے جہلم کے باسیوں اور ارد گرد کے لوگوں، ان کے مال مویشیوں اور فصلوں کیلئے مصیبت اور عذاب بن کر آتا ہے۔

مندرجہ بالا کرامات کو پڑھنے کے بعد آپکو معلوم ہو گیا کہ یہ سب کچھ ڈرامے ہیں اور کھانے پینے کیلئے من گھڑت بدعتی رسومات اور غلط افعال ہیں، جن کا قرآن و حدیث ،اقوالِ صحابہؓ سے کسی قسم کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔

کیونکہ تمام اشیاء پر صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی کا تصرف اور قدرت ہے۔ اس کے کسی بھی کام میں اور کسی بھی صفت میں کوئی نبیؑ کوئی صحابیؓ کوئی ولی کوئی بزرگ اور کوئی فرشتہ یعنی کوئی بھی چیز دخل نہیں دے سکتی۔ اگر ہم کوئی صفت الٰہی کسی اور میں موجود سمجھیں گے تو یہ شرک ہے۔ اور شرک ایسی بیماری اور برائی ہے کہ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یوں ارشاد فرمایا: ﴿ان الشرک لظلم عظیم﴾ (لقمان : ۱۳)

پھر ایک جگہ یوں فرمایا:﴿یا یھا الناس ضرب مثل فاستمعوا له، ان الذین تدعون من دون الله لن یخلقوا ذباباً ولو اجتمعوا له،وان یسلبهم الذباب شیئاً لا یستنقذوه منه، ضعف الطالب والمطلوب ٥ماقدروا الله حق قدره ان الله لقوي عزیز﴾ (الحج:۷۳۔۷۴)

ترجمہ : ''اے لوگو! ایک مثال بیان کی گئی ہے، پس تم اس کو (غور سے) سنو! بیشک وہ لوگ جن کو تم اللہ کے علاوہ پکارتے ہو، وہ ایک مکھی بھی ہرگز پیدا نہیں کر سکیں گے اگرچہ وہ سب اس کے لئے اکٹھے بھی ہو جائیں، اور اگر وہ مکھی ان سے کوئی ذرہ بھر چیز چھین لے تو وہ اس چیز کو اس مکھی سے نہیں چھڑا سکتے، کمزور ہے طالب (عابد یعنی غیر اللہ کو پکارنے والا) اور مطلوب (اللہ کے سوا معبود یعنی پیر، بزرگ، ولی وغیرہ) انہوں نے اللہ تعالیٰ کی اتنی قدر نہیں کی جس طرح قدر کرنے کا حق تھا۔ بیشک اللہ تعالیٰ یقیناً طاقتور اور غالب ہے''۔

اللہ کریم ہم سب کو قرآن و سنت پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے، بصورت دیگر نافرمانی کی صورت میں یہی ہوگا: ؎ نہ خدا ہی ملا، نہ وصالِ صنم نہ اِدھر کے رہے، نہ اُدھر کے رہے

بقیہ : مختارِ کل یا...... مقامِ عبدیت سے اٹھا کر مقامِ الوہیت پر متمکن کر دیا جائے۔ رسول اللہ ﷺ عبدہ، ورسولہ ہیں اور عبد کو تدبیر کائنات اور تصرفِ کائنات کے اختیارات اگر حاصل ہو جائیں تو وہ خود الٰہ بن جاتا ہے۔ جبکہ حضورؐ نے اپنے کلمہ اسلام میں اولین تعلیم یہی دی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں۔ اسی لئے وہی اکیلا مدبر کائنات ہے۔ وہی اپنی مملکت میں اکیلا بادشاہ ہے ﴿ولله ملك السموات والارض﴾ ہم نے قرآن مجید کے نہایت صریح دلائل پیش کئے ہیں۔ اِدھر اُدھر کی نہیں بانکی ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔ وما توفیقی الا بالله۔

بقیہ : یہودیت اور اسلام...... فقدان ہے کہ وہ انسانیت کو اس لرزہ خیز تباہ کار ایٹمی جہنم سے نجات دلانے کی بجائے اس جہنم کی وسعتوں میں مزید اضافے کے لئے ہمہ تن کوشاں ہے۔ انہیں اللہ کا خوف نہیں۔ انسانیت کا خیال نہیں۔ انہیں تو صرف اپنی طاقت سے غرض ہے اور مزہ یہ ہے کہ ؎ ہم تو ڈوبے ہیں صنم تم کو بھی لے ڈوبیں گے کے مصداق خود تو نذرِ آتش ہوں ہی گے، بے گناہ انسانیت کو بھی ساتھ گھسیٹ کر لے جائیں گے...... یہ ہے عیسائیت کی مثالی نرم دلی کے پیروؤں کا شاہکار اور یہ ہے ایثار...... ان لوگوں کا جو اپنے آپ کو ابھی تک عفو و درگزر کی تعلیم دینے والے نبی کا پیرو کہتے ہیں۔ دنیا بھر کی ہمہ گیر تباہی اور مغرب کی بے نظیر اخلاقی گراوٹ، اور روحانی دیوالیہ کے واحد ذمہ دار پادری ہیں۔ جنہوں نے اپنی خودغرضیوں کے لئے دینِ مسیحی کی ہیئت کو مسخ کر کے رکھ دیا۔ اور عیسائیت کے لئے ایسے غلط اور ناقابلِ فہم نظریات گھڑ لئے کہ علم آیا اور وہ ناپید ہو گئے۔